بِحَمْدِہٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

یہ رسالۂ مبارکہ مجموعۂ فتاوائے مقدسہ ان مسائل کے جواب میں جو یکشنبہ ۲۵ صفر مظفر شہ ۱۳۵۸ھ کو حضور پر نور امام اہلسنت مجدد اعظم اعلیحضرت عظیم البرکۃ مولنا شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس کے موقع پر حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم کی خدمات مبارکہ میں مسلم لیگ کے متعلق پیش کیے گئے صاف صاف واضح و روشن احکام شرعیہ سناتے والا مسلمانوں کو زمانہ موجودہ کی تمام کشمکشوں اور مصیبتوں سے نجات دلانے والا سچی آزادی حقیقی ترقی اسلامی کامیابی کا بالکل صحیح و بے خطر شرعی راستہ دکھانے والا مسلم لیگ کی کفر نوازیوں کانگریس کی ستم شعاریوں سے بچانے والا

مسمّی بنام تاریخی

اَلْجَوَابَاتُ السَّنِيَّة

عَلٰی زُهَاءِ

اَلسُّؤَالَاتِ اللِّيْگِيَّة ۱۳۵۸ھ

یعنی مسلم لیگ کے متعلق خوشنما سوالوں کے روشن جواب

تحریر فرمودہ

حضرت عظیم الدرجۃ جلیل البرکۃ تاج العلماء سراج الوفاء مولنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں ۔ مارہرہ مطہرہ وحضرت بابرکت مولنا مولوی سید العلماء سند الحکماء حافظ قاری حکیم سید آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری وحضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی لکھنوی دامت مکارمہما العالیہ وعمت فیوضہما المبارکہ

بصرف زر غلام محمد مسلم اللاحد الصمد ابن اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے مالک دوکان نمبر ۳۵۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳

حسب فرمائش اراکین جماعت مبارکہ اہلسنت ۔ محلہ محتشم خان ۔ پیلی بھیت

مطبع سلطانی واقع بیرولین ٹاٹا بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر شائع اور باذنہ تعالیٰ مفید و نافع ہوا

طابع :۔ سلطان حسین مالک مطبع سلطانی ناشر :۔ منشی مصطفےٰ خان قادری برکاتی فیض آبادی م ۱۳۵۸ھ بہر ساد یٰ محمد بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ العلی العظیم وافضل الصلوٰۃ واجمل التسلیم علیٰ سیدنا حبیبہ الرؤف الرحیم واٰلہ وصحبہ ذوی الفضل العمیم۔ امّا بعد: یکشنبہ ٢٥ صفر المظفر ١٣٥٨ھ کو حضور پُر نور مجددِ اعظم امامِ اہلسنّت اعلیٰحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک عرس سراپا قدس کے موقع پر حضراتِ کرام علمائے اہلسنت اساطین دین وملت دامت برکاتہم کی مجلس مبارک میں مسلم لیگ کے متعلق دس سوالات پیش کیے گئے تھے۔ اون سوالوں پر حقانیت افروز و باطل سوز فتاوائے مبارکہ جو حضرت سیدی ومرشدی وملجائی وسندی تاج العلماء، سراج العرفاء، مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ تاجدار سجادۂ عالیہ قادریۂ برکاتیہ سرکار مارہرۂ مطہرہ ضلع ایٹہ و حضرت مخدومی ومحترمی سید العلماء سند الکملاء، فاضل نوجوان حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری حکیم سید آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت فیوضہم المبارکہ و حضرت مکرمی ومعظمی ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت مظہرِ اعلیٰحضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہم واستعملہ فی رضائہ ورضاء رضائہ نے تحریر فرمائے وہ ہمیں وصول ہوئے۔ ہم اون حقانی عرفانی ایمانی قرآنی وربانی فتاوائے مبارکہ کو یکجا جمع کرکے شائع کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ قدس میں دست بدعا ہیں کہ اپنے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کے صدقے میں اِن فتاوائے مبارکہ کو مسلمانان اہلسنت ودیگر باانصاف ناظرین کے لیے مفید ونافع اور بدمذہبی وگمراہی وبیدینی کی اَساس کا قالع وقامع بنائے آمین۔

سوال اول:۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ لیگ کے ناقابل تبدیل اغراض ومقاصد کیا ہیں۔ اور اونمیں کوئی شرعی سقم ہے یا نہیں۔ اور ہے تو کس درجے کا۔ اور اوسکے ہوتے ہوئے اوس میں شرکت کا کیا حکم ہے

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ لیگ کے اغراض ومقاصد

حسب ذیل ہیں :۔ (الف) ہندوستان میں کامل آزاد و فاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کیجائے (ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا۔ (س) دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا (د) مسلمانان ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتۂ اخوت و وحدت کو قائم و استوار کرنا (دیکھو آل انڈیا مسلم لیگ کا دستور اساسی اور قواعد بترمیم جدید صفحہ ۲ و ۳ وغیرہ) مقاصد مذکورہ لیگ کے وہ اغراض و مقاصد ہیں جنکی حمایت اور پابندی کا تحریراً حلفی اقرار کیے بغیر کوئی شخص لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا (دیکھو آل انڈیا مسلم لیگ کا دستور اساسی صفحہ ۴ دفعہ ۵) اور یہ سب اغراض و مقاصد صریح محرمات شرعیہ پر مشتمل اور حرام قطعی اور منجر باشد و بال و نکال و کفر و ضلال ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے لیگ کی شرکت و رکنیت سخت ممنوع و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی :۔ الجواب :۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب : صل و بارک علیٰ حبیبک سیدنا و مالکنا محمدؐ المصطفیٰ سید ولد آدم یوم الحساب : وعلیٰ الہ واصحابہ خیار اصحاب : وابنہ الی مالا نھایۃ لہ بغیر حساب :

لیگ کے اغراض و مقاصد کے چار نمبر ہیں (الف) ہندوستان میں کامل آزاد و فاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے اولاً۔ جمہوری سلطنت قائم کرنے کی کوشش کرنا جسمیں کفار و مشرکین و مرتدین پوری طرح آزاد و خودسر ہوں شرعاً حرام ہے۔ ثانیاً ایسی سلطنت جمہوریہ قائم کرنے کی سعی کرنا جس کی کونسل میں کفار و مشرکین و مرتدین کے بھی ممبر ہوں درحقیقت کفار و مشرکین و مرتدین کو بھی حکومت میں حصہ دار ٹھہرانا اور انکو بھی حاکم بنانا ہے یہ بھی حرام ہے۔ ثالثاً ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی اقلیت اور کفار و مشرکین کی اکثریت ہے ایسی جمہوری حکومت قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا جس میں تناسب آبادی کے اعتبار سے ہر قوم و ملت کے افراد فرمانروائی کریں اور ہر بات کا کثرت رائے سے فیصلہ ہو۔ فی الحقیقۃ مسلمانوں پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت و سلطنت قائم کرانا مسلمانوں کو محکوم اور کفار و مشرکین کو حاکم بنانا ہے

یہ اشد حرام ہے۔ رابعا اِس نمبر میں جن قوموں کو اقلیتوں کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہندوستانی عیسائی ہندوستانی یہودی پارسی سکھ اچھوت وغیرہم کفار و مشرکین ہیں اور حقوق و مفاد کو عام رکھا گیا ہے جو مذہبی حقوق و مفاد کو بھی شامل ہے اور دنیوی حقوق و مفاد پر مذہبی حقوق و مفاد کو ترجیح و تقدیم بھی ہے۔ تو لیگ کے مقصد اولین میں اچھوتوں سکھوں پارسیوں ہندوستانی یہودیوں ہندوستانی عیسائیوں کے ادیانِ باطلہ و مذاہب کفریہ و عقائد شرکیہ کی تبلیغ و اشاعت کی مؤثر و مکمل حفاظت کرنا بھی داخل ٹھہرا۔ یہ کھلا ہوا کفر و ارتداد ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حکومت جمہوریہ لیگیہ جو مذکور ہوئی اوس کی رعیت بن کر جو کفار و مشرکین رہینگے وہ شرعاً ذمی بھی تو نہ ہونگے کہ ان لفظوں کی تاویل و تحویل کرکے اون پر احکام اہل ذمہ نافذ کیے جاسکیں۔ خامسا

(ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں اور لیگیوں کی تصریحات سے روشن کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمانوں میں شمار کیا جائے بس وہ مسلمان ہے۔ اسی بنا پر وہابیہ دیوبندیہ و وہابیہ غیر مقلدین و مرزائیہ قادیانیہ و مرزائیہ لاہوریہ و نیچریہ و چکڑالویہ و خاکساریہ و بابیہ و بہائیہ و روافض غالیہ و غلاۃ خوارج وغیرہم جملہ کفار و مرتدین و ملحدین جو اسلام کے مدعی ہیں سارے کے سارے لیگ کے نزدیک مسلمان ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو ان سب زندیقوں مرتدوں کے عقائد کفریہ ملعونہ کی اشاعت و تبلیغ کو ترقی دینا اس تبلیغ کفر و ارتداد و اشاعت زندقہ و الحاد کی حفاظت کرنا لیگ کا مقصد دوم میں ٹھہرا۔ یہ بھی حقیقۃً کھلا ہوا کفر و ارتداد ہوگا۔ سادسا

(س) دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام ہند نہیں مگر کفار و مشرکین۔ اون کے ساتھ محبت و وداد و دوستی و اتحاد بحکم قرآن عظیم حرام قطعی ہے۔ اس عبارت میں دوستانہ خود صراحۃً ایسا نہ ہے اور اتحاد میں بھی لیگ کو کفار و مشرکین کے ساتھ محبت و دوستی یقیناً ملحوظ ہے۔ خود لیگی لیڈران اپنی تقریروں تحریروں میں تصریح کر رہے ہیں کہ اس اتحاد سے لیگ کی مراد وہی سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء والے خلافتی دورِ گاندھویت کا سراپا شر و فساد ایمان سوز و اسلام کُش اتحاد ہے۔ تو یہاں لفظ اتحاد صرف بمعنی اتفاق ہرگز نہیں کہ اھل اللیگ ادری بما فی اللیگ اور بفرض غلط ہوتا بھی تو کفار و مشرکین کے ساتھ اس طرح علی الاطلاق اتفاق ہی کے جواز پر کوئی

شریعت نازل اور وہی کب شرعاً بلا غائلہ ہے (دیکھو فقیر کا رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریۂ شرعیہ برمسلم لیگ) سابعاً (د) مسلمانان ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتۂ اُخوت کو قائم و استوار کرنا۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو اور مدعی اسلام منکرین ضروریاتِ دین کفار و مرتدین بھی مسلمان ہیں تو ان کے ساتھ بھی مُؤاخات و برادرانہ اور بھائی چارہ قائم اور مضبوط کرنا لیگ کا مقصد چہارم ہے۔ اور کفار و مشرکین و مرتدین و ملحدین کو بھائی بنانا بحکم قرآن عظیم منافقیت ہے۔ اللہ عزّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ یعنی اے محبوب کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا جو اپنے بھائیوں کافروں سے کہتے ہیں۔ آیتِ مبارکہ نے کفار کے ساتھ بھائی چارہ کرنے والوں کو صاف طور پر منافق بتایا۔ بہرحال یہ چاروں نمبر لیگ کے وہ مقاصد اساسیہ ہیں کہ جب تک کوئی شخص ان کی تائید کا حلفی اقرار نامہ نہ لکھ دے لیگ کا ممبر ہی نہیں ہو سکتا۔ جو جمعیت اثم وعُدوان و معصیتِ رسول پر مشتمل مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے قائم کی گئی ہو اوسکا ممبر بننا اوسمیں شریک ہونا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو جب تم باہم مشاورت کیا کرو تو گناہ و ظلم پر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نافرمانی پر باہم مشاورت مت کیا کرو اور نیکی و پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کے ساتھ مشورت کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جسکے حضور تم حشر کیے جاؤ گے۔ ان مباحث سبعہ کی تفصیل فقیر کے رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی احکام نوریۂ شرعیہ برمسلم لیگ میں ملاحظہ ہو۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؛ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ الجواب؛ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب؛ لیگ کا مقصد الف حسب ذیل ہے۔ ہندوستان میں کامل آزاد و خاص جمہوری ریاستوں کا قیام جسکے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کیجائے۔ اللہ اکبر کتنے مہیب الفاظ ہیں جنکا نفسِ تخیل ہی اسلامی دماغ رکھنے والے انسان کو لرزہ براندام کر دیتا ہے۔ اب ہم کو صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس کامل آزادی اور جمہوری ریاستوں سے لیگ کا کیا مطلب ہے؛

آیئے اسکو لیگ ہی کی زبان سے سُنیئے۔ مولوی عبد الحلیم صاحب بی۔اے، ایل۔ایل۔بی وکیل و میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ ضلع ایٹہ اپنی نئی تصنیف "اختصار سیاسیات ہند" صفحہ ۵۵ و صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں۔ روس میں اس وقت ایک سو پندرہ جمہوریتیں قائم ہیں۔ جہاں کہیں ایک تمدن کے دس ہزار آدمی ہیں اونھیں اپنے علاقے کی علیحدہ جمہوری ریاست بنانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ کانگریس کو جو روسی نظام کی معتقد ہے اس نظام کے قائم کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہونا چاہیے۔ ہندو اکثریت والے صوبوں کی علیحدہ کلچر کی مناسبت سے آزاد ریاستیں قائم کردی جائیں۔ مسلم ریاستوں میں ہندو اقلیتوں کی اور ہندو ریاستوں میں مسلم اقلیتوں کی حفاظت دستور العمل میں تحفظات کے ذریعے سے کردی جائے۔ اور ہر دو ریاستوں میں اقلیتوں کی حفاظت اس طرح کرائی جاسکتی ہے جس طرح آج ہر ہٹلر زیکوسلواکیہ میں جرمن اقلیت کے حقوق کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو اس صورت میں یہ فائدہ ہوگا کہ مسلمان ہندوؤں سے برادرانہ تعلقات ہونے کی وجہ سے بیرونی مسلمان طاقتوں کو ہندوستان میں داخل ہونے سے باز رکھیں گے اور ہندوؤں کی محافظت کیلئے سپر کا کام کرینگے۔ علاوہ ازیں ایک دوسرے کو زیر کرنے میں جو کوششیں صرف ہوتی ہیں وہ ملکی ترقی پر صرف ہونے لگیں گی۔ ملازمت، نیابت، قربانی گاؤ، پیپل، سنکھ، بلیچ، اور مسجد کے تمام قصے ختم ہوجائیں گے۔ ہندوؤں کو اپنے ارمان نکالنے کا موقع مل جائے گا۔ خواہ وہ دن رات شاہراہوں پر جلوس نکالیں، زور زور سے سنکھ اور باجے بجائیں، بندے ماترم کا گیت گائیں۔ چپے چپے پر گئوشالے بنائیں۔ سخت سے سخت سنسکرت بولیں، ہنومان اکھاڑے قائم کریں اور بھارت ورش کی عظمت کا سکہ تمام یورپ پر بٹھا دیں۔ لیگ کے مقصد اول کی اس اسلام سوز تشریح نے کوئی تسمہ لگا نہیں چھوڑا۔ اللہ اللہ۔ کتنا ناپاک تخیل ہے کہ مسلمان اور ہندو ایسے بھائی بھائی ہوجائیں کہ اگر بالفرض غیر ملکی مسلمان انکے ہندو بھائیوں کی طرف نظر اوٹھا کر بھی دیکھیں تو یہ انکی آنکھیں نکال لیں۔ اپنی جانیں دیدیں مگر اپنے چہیتے ہندو بھائیوں کا بال بھی بیکا نہ ہونے دیں۔ اور یہیں سے واضح ہوگیا کہ وہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کے معنے اتفاق ہیں سراسر غلط و باطل ہے۔ بلکہ لیگ کے نزدیک اس کے معنے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اُخوت اور برادری قائم کرنا ہیں۔ خدائے قدوس جل جلالہ تو فرمائے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ یہ کہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَنْکَا فِرُوْنَ اِخْوَةٌ۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

قرآن مجید تو فرمائے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ یعنی تو علانیہ کہدو جس
بات کا تمھیں حکم ہے اور مشرکوں سے مونھ پھیر لو۔ یہ اوسکے مقابلے میں یوں خم ٹھونکیں کہ ہم تو اون
کے لیے سپر کا کام کریں گے۔ اسلامی قوت وشوکت کے لیے سنگِ راہ بنیں گے۔ اللہ واحدِ قہار جل جلالہ
تو ارشاد فرمائے فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ یعنی تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو۔ یہ مشرکین
معاندین اور کفارِ مجاہرین حربیین کیلیے بھائیوں کو اولٹا نشانۂ ظلم وستم بنائیں ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم۔ کونسا ہندو چاہیگا کہ اوسکے مذہب کے خلاف تبلیغ کیجائے اوسکے باطل
دین کی بطالت وضلالت عالم آشکارا ہو تو اب اِنکے نام نہاد تحفظات میں یہ بھی داخل ہوگا کہ
نہ تو ہم خود ہندو دھرم کا رد کریں اور اگر بیرونی مسلمان اس کا ارادہ کریں تو یہ انکے بھی آڑے
آئیں اور اپنے ہندو بھائیوں کے لیے سپر بنیں۔ آگے چلکر تو اور بھی غضب ڈھایا اور دل کی چھپی
صاف صاف کہہ گئے کہ ہندوؤں کو اپنے ارمان نکالنے کا موقع مل جائے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہ اکبر یہ ساری تنظیم یہ تمام تبلیغ "اسلام خطرے میں ہے" کا شور وغل صرف اسی لیے ہے کہ اِن کے
ہندو بھائیوں کو اپنے دلی مُنہ گندے پورے کرنے کا موقع مل جائے۔ اور کوئی بیرونی یا مقامی
غریب مسلمان کچھ بولے تو یہ محافظانِ اسلام اوسکا گلا دبائیں۔ للہ انصاف۔ کیا حقوق مسلمین
کی حفاظت اسی طرح ہوتی ہے۔ کیا مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں کا مفاد اور صلہ یہی ہے کہ
اونکے جانی وایمانی دشمن کفار ومشرکین اونکے خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم اور اون کے ایمان وقرآن کے مقابلے میں اپنے گندے اور ناپاک ارمان پورے کریں۔ اور یہ
نام نہاد مسلم لیگ کے ٹھیکیدار اون کے لیے سپر کا کام دیں۔ کفار ومشرکین کے ارمان کیا ہیں؟
ہم بتائیں گے تو یہ کاہے کو مانیں گے۔ قرآن مجید سے سنیے وہ ارشاد فرماتا ہے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ تمھارا سختی میں پڑنا
اون کی تمنا ہے۔ دشمنی اونکے مونھوں سے ظاہر ہو چکی۔ اور جو اونکے سینوں میں چھپی ہے وہ
اور بھی بڑھ کر ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
سَوَآءً اونکا دلی ارمان ہے کہ کہیں تم بھی اون کی طرح کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک سے ہو جاؤ۔
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ قرآن مسلمان کا ایمان ہے۔
اوسکے ارشادات میں کسی مسلمان کو شک وشبہہ کی گنجائش ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر یہ تو وہ ارشادات ہیں

جن کی تصدیق عینی مشاہدات اور روزانہ کے واقعات سے بھی ہو چکی ہے کہ کفار و مشرکین کے دلی ارمان
یہی ہیں کہ مسلمانوں پر زندگی دشوار کردیں۔ اونکے ایمان و مذہب تہذیب و تمدن جان و مال کو تباہ و
برباد کر ڈالیں اور اس طرح انکو ختم کردیں۔ یا یہ معاذ اللہ تنگ آکر انھیں میں جا ملیں اور انھیں کی طرح یہ بھی
کافر و مشرک ہو جائیں۔ الحمد للہ کہ کفار و مشرکین کے یہ منہ گندے ابتک خود اونکے ہاتھوں بھی پورے نہونے پائے
مگر آہ کہ آج نام نہاد محافظان اسلام و مسلمین ٹھیکیداران لیگ ہمارے غریب اور بھولے مسلمان بھائیوں کو طرح
طرح سے بہکا کر اونکو اپنے دل کے پیاروں اپنے آقاؤں اپنے خداوندوں ہندوؤں کے ہاتھوں فروخت کر رہے
ہیں۔ اور کفار و مشرکین کو اونکے ناپاک ارمان پورے کرنے میں سپر کا کام دے رہے ہیں۔ فرمایئے کیا ہندوؤں کے
دلی ارمان یہ نہیں کہ مسلمان مسلمان ہو کر ہندوستان میں نہ رہیں۔ اونکے تمام دینی شعائر بند ہو جائیں۔ اونکی تہذیب
اونکا تمدن مٹ جائے۔ کیا آج جبکہ ان نام نہاد محافظان اسلام اور انکے چہیتوں کفار ہنود مشرکین ہند کے
درمیان بظاہر جنگ زرگری ہے وہ وِردیا مندر جیسی نامراد اسکیم پاس نہیں کر چکے ہیں، تو جب یہ بھی کھلم کھلا
اونسے عہد مودت و پیمان اخوت باندھ چکے ہونگے۔ اونکے لیے سپر کا کام دے رہے ہونگے تو اونکو اپنے سب سے
بڑے اس دلی ارمان پورا کرنے میں کہ مسلمانان ہند بھی معاذ اللہ اونھیں جیسے کافر ہو جائیں کون چیز آڑے آئیگی
خصوصاً جبکہ یہ آجکل کے محافظان اسلام کل محافظان ہنود بنے ہوئے ہونگے۔ "پھر سیاں بھئے کوتوال اب
ڈر کاہے کا" والی مثل پورے طور پر صادق آئیگی۔ وہ ہوگا جو خود انکی زبانوں پر آگیا کہ خواہ دن رات شاہراہوں
پر جلوس نکالیں، مسجدوں کے سامنے باجے بجائیں، سنکھ پھونکیں، اذانیں بند کریں، مسجدوں کی عزت مٹائیں،
اپنے بیہل دیوتا کی عظمت کا سکہ جمائیں۔ دین اسلام کے ایک بہت بڑے شعار قربانی گاؤ کو مٹائیں۔ غرضکہ انکے
چہیتے پیارے ہندو بھائی اسلام و مسلمین کو جسطرح چاہیں گند چھری سے ذبح کریں انکی آنکھوں کا سکھ ہوگا،
انکے کلیجوں کو ٹھنڈک ہوگی۔ تو اب فرمایئے جس لیگ کا مقصد اولین ہی یہ ہو کہ ہندوؤں کو اونکے ارمان
نکالنے کا موقع دیا جائے اور کلمہ گویان اسلام بلکہ یہ محافظان اسلام اونکے لیے سپر بنیں۔ ایسی لیگ
اسلام کی محافظ ہے یا اوسکی مخرب۔ اور اس صورت میں کوئی جاہل سا جاہل مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ اس
مایۂ فساد لیگ میں شرکت جائز ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی نیکی اور پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کو مدد دو
گناہ اور سرکشی پر باہم ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔ تو معلوم ہوا کہ لیگ کا مقصد اول ہی چند در چند
قبائح دینیہ و محرمات شرعیہ پر مشتمل ہے۔ لہذا جو جماعت ایسے خلاف اسلام و قرآن مقصد کی حامی و حا

اوسکی شرکت یقیناً حرام وسبب غضب رب انام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ لیگ کا مقصد (د) حسب بل ہے
مسلمانانِ ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتۂ اُخوت کو قائم واستوار کرنا اور لیگ کی تحریرات
وتقریرات سے ظاہر ہے کہ صرف زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہنا اوسکے نزدیک مدارِ ایمان واسلام ہے۔ اب خواہ
اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے کیسے ہی اہم واعظم مسائل ضروریہ دینیہ کا انکار کردیا جائے احکام قرآن اور لوازم
ایمان سے مونھ پھیر لیا جائے مگر لیگ کے نزدیک ایسوں کا اسلام ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ لہٰذا اپنے آپکو مسلمان
کہنے والے جتنے فرقِ مرتدہ اور مِلَلِ ضالہ ہیں لیگ کے نزدیک وہ سب سچے مسلمان ہیں۔ اونکے اور مسلمانوں کے
درمیان مُواخات اور برادرانہ تعلقات قائم کرنا اوسکا مقصد چہارم ہے۔ اور مرتدین کے ساتھ مُواخات
ومَوَدّت ومُوَالات اشد حرام اور اونکے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اونکو مسلمان سمجھ کر ہے تو صریح کفرو
ارتداد ہے۔ جیسے نیچری ومرزائی ودیوبندی وغُلاۃِ روافض پر اونکے عقائد کفریہ کے سبب علمائے عرب وعجم نے
کفر وارتداد کا فتویٰ دیا۔ اور وہ بھی ایسا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِھِمْ وَعَذَابِھِمْ فَقَدْ کَفَرَ یعنی جو شخص
اونکے عقائد کفریہ پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی اِنکے کافر ومستحقِ عذاب ہونے میں شک رکھے وہ بھی کافر
والعیاذ باللہ العزیز الغافر۔ اور لیگ مسلمانوں کی اِنسے اُخوت قائم کراتی اِنکو مومن ومسلمان کہتی اور
بتاتی ہے۔ لہٰذا اس میں بھی شرکت اسکی بھی رکنیت اشد حرام اور مُنجر بکفر اور عصیان ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے
فتوائے مبارکہ مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری نیز رسالۂ مبارکہ احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال دوم:۔ بدمذہب کے صدر ہوتے ہوئے شرکت کا کیا حکم ہے۔ اسمیں کسی ضرورت ومجبوری کا
لحاظ ہوگا یا نہیں۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ ناجائز اور حرام ہے۔ اور کوئی واقعی
شرعی مجبوری متحقق نہیں۔ اور اگر کسی کو کچھ ہو تو وہ اُسے پیش کرے اور اُس پر حکم شرعی لے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ بدمذہب کو صدر بنانا اور کسی مجلس کا
بدمذہب صدر ہو تو اوسکا رکن بننا ناجائز اور حرام ہے۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ
یعنی جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی تو بیشک اوس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی۔ امام ابن حجر
مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح میں فرمایا کَانَ قَامَ وَصَدَّرَہٗ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْخَدَمَہٗ

مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ یُلْجِئُہٗ اِلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی حضور اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا یہ مطلب ہے کہ جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی مثلاً اوسکی
تعظیم کے لیے کھڑا ہوا اوسے کسی مجلس میں صدر بنایا اوسے صدرِ مجلس میں بٹھایا اوسکی خدمت کی بغیر کسی ایسے
عذرِ صحیح کے جو اوسے اِن باتوں پر مجبور کردے تو بیشک اوس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی۔ اور ایسی
کوئی واقعی ذشرعی ضرورت و مجبوری ہرگز متحقق نہیں جسکی بنا پر بد مذہب کو صدر بنانا یا جس مجلس کا صدر
بد مذہب ہو اوسکا رکن بننا شرعاً جائز ہو جائے۔ اور جو حکم شرعًا ضرورت شرعیہ پر مبنی ہوگا ہرگز عام نہ ہوگا
بلکہ اہلِ ضرورت و وقتِ ضرورت و قدرِ ضرورت پر مقتصر رہیگا کما ھو مبرھن علیہ فی الکتب الفقہیہ
واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:- بد مذہب کو صدر بنانا حرام۔ اوسکے صدر ہو
ہوئے اوس مجلس وانجمن کی رکنیت و شرکت اشد حرام۔ کیونکہ اسمیں بد مذہب کی توقیر و تعظیم ہے۔ اور
حدیث شریف میں ارشاد ہوا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی
جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی تو اوس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی۔ علامہ ابن حجر مکی
رحمۃ اللہ تعالیٰ اسکی تشریح یوں کرتے ہیں کَاَنْ قَامَ مثلاً اوسکے اعزاز و احترام کے لیے کھڑا ہو
وَصَدَّرَہٗ فِیْ مَجْلِسٍ اوسکو کسی مجلس کا صدر بنایا اَوْ خَدَمَہٗ یا اوسکی کسی قسم کی خدمت کی مِنْ
غَیْرِ عُذْرٍ یُلْجِئُہٗ اِلٰی ذٰلِکَ اور اوسکو ایسی باتوں پر مجبور کر دینے والا کوئی عذرِ شرعی نہ ہو
فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ تو اوس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی۔ اور اس وقت ہرگز
کوئی ایسی مجبوری موجود نہیں جسکی بنا پر بد مذہب کو صدر بنانے یا بد مذہب کی زیرِ صدارت مجلس وانجمن میں
شریک ہونے یا اوسکا ممبر بننے کے جواز شرعی کے احکام اضطراریہ دیے جاسکیں۔ نیز احکام اضطراریہ
بس ضرورت بھر ہوتے ہیں صرف ضرورت والوں کے لیے ہوتے ہیں فقط ضرورت کے وقت تک رہتے ہیں
نہ کہ ایسے عام کہ عوام تو عوام نام نہاد علما بغیر دیکھے بھالے آنکھیں بند کرکے ایک بد مذہب کو اپنا صدر
اور پیشوا بنالیں۔ لہذا اب بھی لیگ میں شرکت اوسکی رکنیت بد مذہب گمراہ کی صدارت کی وجہ سے شر
حرام ہی رہیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال سوم۔ اس نیت سے شرکت و رکنیت اختیار کرنا کہ ہم بد مذہب کو صدارت سے گرا دینگے
کیا حکم ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :- یہ ایک بےمعنی اور موہوم خیال ہے (اسکی بنا پر یہ شرکت و رکنیت جائز نہ ہوگی) واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی :- لیگ کے چاروں مقاصد اساسیہ جواب اول میں مذکور ہو چکے تو جو لوگ اون مقاصد اساسیہ لیگیہ کی تفصیلات کو سمجھتے ہوئے اونکی تائید و پابندی کا حلفی اقرار لکھکر اوسکے ممبر بنینگے وہ خود ہی بدمذہب ہو جائیں گے۔ یہ مذہبی ضرر شدید اور دینی نقصان عظیم تو یقینی ہے۔ اور بدمذہب کو صدارت سے گرا دینا ایک امر موہوم ہے۔ نفع موہوم کے لیے عظیم و شدید ضرر یقینی کو قبول کرلینا عقلاً و شرعاً کسی طرح ہرگز جائز نہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ :- یہ ایک دلفریب خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہوا نہوگا۔ جس صدر کو اوسکے ماتحت جہلا قائد اعظم، سیاسی پیغمبر، قائد ملت اور معلوم نہیں کیا اور کیا مانتے ہوں علماء کہلانے والے جبّائی قبائی حضرات اوسکی خدمت میں بار یاب ہوتے ہوں، اور اوس سے ہدایات لیتے ہوں اوسکو صدارت سے گرا دینا ایک دھوکا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور بالفرض گرا یا بھی جا سکے تو کم از کم فی الحال شرکت و رکنیت تو اوسی کے زیر صدارت ہی ہوگی۔ اور اس کے لیے اوپر گزرا کہ اعانت علی ہدم الاسلام ہے۔ طرفہ ہے کہ صدر تو صدارت سے معلوم نہیں کب ہٹے اور تم بدمذہب کے پچھ لگوے اب ہو جاؤ۔ ایک امید موہوم کے لیے نقد گمراہی مول لینا کب جائز ہے اور نفس کا کیا اعتبار کہ کب گمراہ کردے خصوصاً جبکہ وہاں ہر وقت بدمذہبوں صلح کلیوں بلکہ کھلے ہوئے مرتدوں منافقوں سے ربط وارتباط میل جول رہیگا تو کہیں ایسا نہو کہ اس بھیڑ میں اپنا ایمان ہی ہاتھ سے جاتا رہے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔ پھر کیا سینے پر یہ لکھ کر لگا لوگے کہ ہم اس نیت سے شریک اور ممبر ہوئے ہیں۔ دیکھنے والے تو یہی کہیں گے کہ یہ بھی بدمذہب کے پیرو ہیں۔ کیا حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ارشاد مبارک اِتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّهَمِ نہیں سنا کہ تہمت کی جگہوں سے بھی بچو۔ اور اگر بالفرض بدمذہب کی صدارت ٹوٹ بھی گئی تو وہاں تو لیگی لیڈران عموماً اوسی آزادی و بیقیدی کے ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ کس کس کو گراؤ گے۔ اور اون کے ہوتے ہوئے اوسکے قبائح شرعیہ دور نہونگے۔ اور جب تک اوسکے قبائح شرعیہ دور نہونگے اوسکی شرکت و رکنیت شرعاً حرام ہی رہیگی۔ لہٰذا اس نیت کے ہوتے ہوئے بھی لیگ کی شرکت و رکنیت شرعاً جائز نہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال چہارم :- ایسی جمعیت میں جس میں بدمذہب رکن ہوں اوسمیں شرکت کا کیا حکم ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :- اسکا جواب نمبر ۲ میں گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی :- ناجائز اور حرام ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تم کو آگ چھوئیگی۔ اسکے جواز کیلیے ضرورت صحیحہ شرعیہ تو متحقق نہیں۔ اور دنیوی وسیاسی نام نہاد مصلحت کیلیے دینی مفسدت اختیار کرنا شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ عز وجل اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ یعنی یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے میں خرید لیا تو نہ انپر سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ انکی مدد کیجائیگی واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ :- حرام ہے۔ قال تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ یعنی اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی۔ اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی حامی نہیں پھر مدد نہ پاؤگے نیز فرمایا وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۝ یعنی اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اوتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ اونکا انکار کیا جاتا ہے اور اونکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو اون لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جبتک وہ اور بات میں مشغول نہوں۔ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ورنہ تم بھی اونھیں جیسے ہو۔ نیز فرمایا وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی اور اے سننے والے اگر کبھی تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ جب بدمذہب اوسمیں رکن ہیں تو اوسمیں شرکت کرنے کے بعد یقیناً اونسے ملنا جلنا بلکہ اونکے ساتھ مجالست ومصاحبت ومخالطت رہیگی اور یہ سب شرعاً حرام وناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

سوال پنجم :- لیگ کی شرکت میں کیا عالم اور جاہل کے حق میں کوئی فرق ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :- علماء پر عوام سے زیادہ فرض ہے کہ لیگ پر رد وطرد فرمائیں اور لیگ کی شرکت اور کمیٹی سے احتراز عوام وعلماء دونوں کیلیے ضرور۔ اور اس پہلو سے کہ علماء مقتدایان ملت ہیں اونپر یہ احتراز عوام سے زیادہ ضرور۔ اور اس پہلو سے کہ

اپنی کم علمی کی بنا پر زیادہ محل فتنہ عوام ہیں یہ احتراز اون پر علما سے زیادہ ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی:۔ لیگ کے مقاصد اساسیہ اور اوسکی کارروائیوں میں جو کچھ غوائل شرعیہ ہیں اون پر رد و طرد فرمانا تو عوام سے زیادہ علمائے کرام پر فرض ہی ہے کہ یہ اونکا فرض منصبی ہے۔ اور جبتک اوسمیں شریعت مطہرہ سے مخالفتین دین پاک اسلام سے محاربتین موجود ہیں اوسکی شرکت و رکنیت سے اجتناب و احتراز علمائے کرام و عوام اہل اسلام دونوں پر ضروری ہے۔ اس لحاظ سے کہ علمائے اہلسنت مقتدایان ملت و پیشوایان امت ہیں۔ عامہ اہل اسلام اونکے اقوال پر عمل کرتے اونکے افعال سے سند لیتے ہیں۔ عوام سے زیادہ علما کو اوس سے مجانبت ضرور ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ بمضمون بیدینوں گمراہوں کی مصاحبت و مجالست و مخالطت میں زیادہ تر عوام ہی کے گمراہ ہو جانیکا اندیشہ ہے علما سے زیادہ عوام کو اوس سے مباعدت لازم ہے۔ لیگ کا مقصود اور اوسکے مقاصد اساسیہ سے جو سوال اول کے جواب میں مذکور ہوئے ظاہر ہے۔ اور عوام کی شرکت سے اوسکے اس مقصود نامحمود و غیر مسعود کو قوت پہنچتی ہے لہذا علمائے کرام پر فرض ہے کہ پوری قوت کے ساتھ عوام کو اوسکی شرکت و رکنیت سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کریں جو اس فرض شرعی کو بقدر قدرت و حسب استطاعت بجا لائیگا وہ اس فرمان الٰہی کا مصداق ہوگا کہ اللہ تقدس تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ یعنی وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اون بری باتوں سے منع نہ کرتے تھے جو اونھوں نے کیں بیشک برا ہے وہ جو وہ لوگ کرتے تھے۔ اگر لیگ کو اللہ عزوجل یہ توفیق بخشے کہ وہ احکام دینیہ میں حضرات علمائے کرام اہلسنت سے رہنمائی چاہے تو بغیر اوسکی شرکت و رکنیت کے بھی اوسکو اوسکی شرعی خرابیوں اور شریعت اسلامیہ کے پاک مبارک حکموں پر مطلع کیا جا سکتا ہے جیسے ندوہ و خلافت کمیٹی کو رہنمائی فرمائی گئی۔ مگر اوسکی شرکت و رکنیت تو جبھی جائز ہوگی کہ وہ بتوفیق اللہ عزوجل و بکرم حبیبہ الاجل علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام الاکمل حضرات علمائے کرام اہلسنت سے ہدایت و رہنمائی حاصل کر کے اپنے آپکو نقائص شرعیہ سے پاک کر لے۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ایمان والوں کے لیے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ پیش فرمایا کہ اونھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ یعنی بیشک ہم تم سے اور خدا کے سوا تمہارے معبودوں سے جنکو تم پوجتے ہو ہم بیزار ہیں ہم تم سے منکر ہوئے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہو گئی۔ یہانتک کہ تم اللہ وحدہ لا شریک لہ پر ایمان لاؤ۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ جب تک لیگ میں مذکورہ بالا قبائح شرعیہ اور محرمات قطعیہ موجود ہیں اوسکی شرکت و رکنیت عوام اور علما دونوں کے لیے حرام ہے۔ علما پر تو اس لیے کہ وہ شرعاً متبوع و مطاع ہیں۔

بلکہ حقیقۃً اولوالامر وہی ہیں۔ تواگر وہ معاذاللہ ان محظوراتِ شرعیہ کے ہوتے ہوئے شریک ہوگئے تو ضال ومضل بنینگے اور عوام کو گمراہ کرینگے۔ لہٰذا لیگ کی شرکت سے بچنا اونکو عوام سے زیادہ ضرور۔ یوہیں بدمذہبوں کی مجالست ومخالطت ومصاحبت سے عوام کے گمراہ ہوجانے کا اونکی کم علمی وجہالت کے سبب زیادہ اندیشہ ہے۔ لہٰذا عوام کو لیگ سے دور ونفور رہنا علما سے زیادہ ضروری ہے۔ بہرحال دونوں ہی کو اوس سے علیحدگی لازم اور دونوں ہی پر اوسکی شرکت حرام ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ششم:۔ لیگ کے مقاصد و دستورِ اساسی دیکھنے کے بعد اگر اوسمیں کسی درجے کی کوئی ناجوازی نظر آئے اور مقاصد و دستورِ اساسی کو دائرۂ شرعی میں لانے کے لیے لیگ طیار نہیں تو اوسمیں شرکت کا کیا حکم ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلما دامت برکاتہم القدسیہ:۔ اوسی درجے کی ناجائز اور حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ لیگ کے مقاصدِ اساسیہ تو اوسکے دستورِ اساسی کے صفحہ ۲ و صفحہ ۳ سے سوالِ اول کے جواب میں نقل کیے جاچکے ہیں جو صریح محرمات وضلالات بلکہ منجر بکفریات ہیں۔ اگر لیگ اپنے آپ کو غوائلِ شرعیہ سے پاک کرنے کے لیے طیار نہیں تو اوسمیں شرکت بحکم شریعت یقیناً حرام وناجائز ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی آپس میں نیکی و پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فتوائے حضرت سید العلما دامت فیوضہم المبارکہ:۔ لیگ کے مقاصدِ اساسیہ اوسی کے دستورِ اساسی کے صفحہ ۲ و ۳ سے نقل کیے جاچکے ہیں۔ اور اونکا چند در چند اور گوناگوں قبائحِ شرعیہ اور محرماتِ دینیہ پر مشتمل ہونا واضح کیا جاچکا ہے اور جبکہ وہ اونکی تبدیل واصلاح پر طیار نہیں، تو اوس میں شرکت بحکم شرع حرام ہے جیسا کہ سوال اول کے جواب میں ہم واضح کرآئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ہفتم:۔ اگر ضلع مسلم لیگ کا صدر سُنّی ہے تو اوسمیں شرکت جائز ہے یا نہیں۔

فتوائے حضرت تاج العلما دامت برکاتہم القدسیہ:۔ ضلع مسلم لیگ کا صرف صدر ہی نہیں بلکہ اگر اوسکے سب عہدہ دار بھی سُنّی ہوں تو بھی جبکہ لیگ کے مقاصد وہی ہیں جو اوپر گزرے تو جو جتھے بندی اون کے لیے ہے اوس میں شرکت حرام وناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ جبکہ ضلع مسلم لیگ اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ ملحق اور اوسی کے ماتحت ہے تو ضلع مسلم لیگ کا صدر اوسی صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت ہے ایسی صورت میں صدر ضلع مسلم لیگ کی ماتحتی قبول کرنا صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت کی ماتحتی قبول

کرتا ہے۔ یعنی بدمذہب کو اپنا صدر نہیں بلکہ اپنے صدد کا صدر تسلیم کرتا ہے۔ یعنی بارش سے فرار اور پرنالے کے نیچے قرار ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الغفار علاوہ برایں یہ کہ جب لیگ کے مقاصدِ اساسیّہ وہی ہیں جو جواب سوال اول میں مذکور ہوئے تو اگر بالفرض کوئی ضلع مسلم لیگ انھیں خلافِ شریعت مقاصد کو اپنا نصب العین بنا کر آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل ہی اپنا علاقہ توڑ کر بھی قائم ہو تو اگرچہ اوس ضلع مسلم لیگ کے صدر و ناظم و دیگر عہدہ داران و ممبران سب کے سب سُنّی ہوں لیکن چونکہ اوسکے مقاصد بھی خلاف شریعت ہیں لہذا اوس میں بھی شرکت حرام و ناجائز ہی ہوگی۔ اللہ واحدِ قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ یعنی اے محبوب کیا تم نے اونھیں نہ دیکھا جنھیں بُری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں جسکی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں۔ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء، دامت فیوضہم المبارکہ: وہ ضلع مسلم لیگ ہو یا صوبہ مسلم لیگ، جب یہ دراصل اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک جزو اور اوسکی ایک شاخ ہے جسکا صدر بدمذہب ہے اور جسکے اصول و مقاصدِ اساسیّہ وہ ہیں جنکا مقبولِ شرعیہ سے بُرا اور مُنجر بکفر و ارتداد ہونا ہم اوپر بیان کر چکے تو ضلع مسلم لیگ اور صوبہ مسلم لیگ کا صدر بھی اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کے بدمذہب صدر کا ماتحت ہوگا اور اوسکی لیگ بھی اوسی مابہٖ فسا آل انڈیا مسلم لیگ کے زیر قیادت ہوگی یہ نام نہاد سُنّی صدر اون مقاصدِ اساسیّہ کے قبول سے انکار کر دیگا؟ نہیں بلکہ یہ نہ ہوگا مگر اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک رکن۔ اور رکن کیلیے اوسکے مقاصدِ اساسیّہ کی تائید و حمایت کا تحریراً حلفاً اقرار ضروری ہے۔ تو نتیجہ وہی ہوا کہ یہ بھی بدمذہب کی صدارت کو قبول کریگا۔ اوسکے مقاصدِ اساسیّہ کی تائید و پابندی کا تحریراً حلفی اقرار کریگا اور اسکے واسطے سے اسکی ماتحت مسلم لیگ بھی ان دونوں باتوں کو قبول کریگا۔ خود شیطان کو مانو یا اوسکے مرید کو۔ بات ایک ہی ہے۔ اور دراصل ایسا سُنّی تنہا سُنّی ہی نہ رہا وہ خود بدمذہب ہو گیا کہ سُنّی کے معنی ہیں راہِ سنت کا پیرو۔ اور اس نے ایک گمراہ و بدمذہب کی اون گمراہیوں میں اوسکی قیادت قبول کر کے گمراہی اختیار کی۔ لہذا ایسی ضلع مسلم لیگ یا صوبہ مسلم لیگ کی شرکت بھی حرام و ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ہشتم: اگر اوسکے دستورِ اساسی اور مقاصد ایسے ہوں کہ ہم کسی طرح اوسمیں شریک نہو سکیں تو ہمارا طرزِ عمل مسلم لیگ کے ساتھ کیا ہونا چاہیے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء، دامت برکاتہم القدسیہ: علمائے کرام پر فرض ہے کہ لیگ پر رد و طرد فرمائیں اوسکے فریبوں اور چالوں اور بطالات و ضلالات کو عوام اہلِ اسلام کے سامنے واضح طور پر پیش کر کے اونپر اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرمان اور شریعتِ مطہرہ کے احکام سنائیں اور خود لیگ سے محترز رہکر ناواقف عوام کو لیگ سے احتراز اور بیزاری کی ہدایت کریں۔ اور عام اہلِ اسلام

پر لازم ہے کہ اپنے علمائے کرام اہل سنت اور شریعت مطہرہ کے یہ احکام مانیں اور اونکے مطابق عملدرآمد کریں یہی طرز عمل اختیار کرنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنّت دام ظلہم العالی:۔ یہ تو آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ لیگ کی کارروائیاں اور اوسکے مقاصد اساسیہ ایسے محرمات و ضلالات و بطالات اور منجر بکفریات ہیں جنکے ہوتے ہوئے کسی سُنّی مسلمان کو شرعاً کسی طرح اوسکی شرکت و رکنیت جائز نہیں۔ تفصیل کے لیے فقیر کا رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ اور حضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ جلیل المنزلۃ سیدی مولوی تاج العلما سراج العرفا مولنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ کا فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری ملاحظہ ہو۔ ایسی صورت میں حضرات علمائے کرام اہلسنت دامت برکاتہم پر فرض ہے کہ اوسکے غوائل شرعیہ عوام اہل اسلام کے سامنے کھلم کھلا وضاحت کے ساتھ پیش کرکے اونپر احکام الٰہیہ و فرامین نبویہ و ارشادات شرعیہ سنائیں۔ اور خود لیگ سے قطعاً علیحدہ رہکر بھولے بھالے سُنّی مسلمانوں کو لیگ سے علیحدہ و بیزار رہنے کی ہدایت فرمائیں اور عوام مسلمین پر فرض ہے کہ اپنے علمائے کرام اہلسنت کے احکام شرعیہ کو مانتے ہوئے اونھیں کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ جیسا کہ مسلمانان اہلسنت کا یہی طرز عمل بحکم شریعت ندوہ و خلافت کمیٹی کے ساتھ رہا۔ باقی رہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ایسی صورت میں مسلم لیگ کے ساتھ یہ طرز عمل ہونا چاہیے کہ لیگ کی جو صدا خلاف شرع نہ ہو تو بغیر رکن بنے اوسکی موافقت کریں اور ممنوعات میں اوسکا ساتھ نہ دیں بلکہ اوسکی مخالف دین کارروائیوں منافی شرع حرکتوں پر رد کریں۔ یہ طرز عمل مسلم لیگ ہی کے ساتھ خاص نہیں حتیٰ کہ کانگریس کے ساتھ بھی خود مسلم لیگ اپنا یہی طرز عمل بتاتی ہے۔ اللہ واحد قدوس جل جلالہ فرماتا ہے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ یعنی اور اے سننے والے جب تو اونھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو اونسے مونھ پھیر لے جبتک اور بات میں نہ پڑیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ لیگ کی موافق شریعت صداؤں کی موافقت میں لیگ کی کسی طور پر تقدیم و تعظیم اور اوسکی سربراہ کاری و سرداری کی تائید و تسلیم ہو کہ یہ خود شرعاً سخت محظور و محذور و پُرخطر اور عوام اہل اسلام کے لیے اشد سبب فتنہ و پُرضرر ہے اور لیگ کی مخالف شریعت کارروائیوں کا رد لیگ کا نام لیکر ہو ورنہ در پردہ گول گول الفاظ میں بدمذہبوں بیدینوں کا رد کر دینے عوام لیگ کا رد نہیں سمجھینگے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ حامیان لیگ اونھیں یہ سمجھاتے پھرتے ہیں کہ لیگ میں آکر بدمذہب بدمذہب نہیں رہتے بلکہ مسلمانوں کے معظم و مکرم شہید ملت اور قائد اعظم وغیرہ وغیرہ

ہو جاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ مسلم لیگ کے مقاصدِ اساسیہ کے لحاظ سے لیگ کا مسلمانوں کے لیے ناقابل شرکت ہونا تو اوپر واضح کیا جا چکا۔ تو ایسی صورت میں اوسکے ساتھ مسلمانوں کو وہی طرزِ عمل برتنا چاہیے جو وہ دوسرے بدمذہبوں بیدینوں مرتدین، مبتدعین کے ساتھ فرداً فرداً یا بحیثیت جماعت برتتے ہیں یعنی اوس پر رَدّ و طرد اوس سے مجانبت اور نفرت رکھنا اوس کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مخالف اور مسلمانوں کا دشمن جاننا۔ علمائے کرام اہلسنت پر فرض ہے کہ اِس وقت وہ مسلم لیگ کے رَدّ کو اہم المہام سمجھیں کہ یہ تازہ فتنہ اِس وقت اسلام و مسلمین کے لیے اشد طور پر نقصان دہ ہے اور اونکو وبال و نکال دنیا و آخرت کی طرف لیے جا رہا ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ توکلاً علی اللہ تعالیٰ کُھلّم کُھلّا بلا خوفِ لَوْمَۃِ لائِم اوس کا رَدّ و تبلیغ فرمائیں تاکہ سُنّی مسلمان اپنے ایمان و اسلام کو اوس سے بچائیں خود اوس سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال نہم:۔ کیا بایں امید کہ عوام کی شرکت سے کانگریس کو ضرر پہنچیگا عوام مسلمین کو شرکت لیگ کی ممانعت سے تغافل علماء کے لیے جائز ہے؟

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ یہ امید باطل ہے۔ اور صحیح بھی ہو تو خود لیگ میں شرکت عوام کی سب سے زیادہ گران مایہ متاعِ دین و ایمان کے لیے کانگریس سے زیادہ قوی اور سریع الاثر سمِّ قاتل ہے جس سے علمائے ربانی کو تغافل اب ہرگز جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ اول تو یہ امید ہی موہوم ہے۔ دوسرے یہ کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے۔ اوسکے حملوں سے عوام و مسلمین بھی خبردار ہو چکے ہیں، اور اوسکی کارروائیوں کو اسلام و مسلمین کے حق میں مضر و مہلک سمجھ رہے ہیں۔ مگر لیگ تو ہمدردی اسلام و مسلمین کا جامہ پہنکر حمایتِ دین و دفاعِ مشرکین کا دعویٰ کرتی ہوئی اوٹھی ہے۔ اور اوسکے مقاصدِ اساسیہ اور اوسکی کارروائیوں میں بھی بطالتیں شناعتیں ضلالتیں بھری ہوئی ہیں۔ تو جب تک لیگ سے یہ شرعی خرابیاں دور نہ ہوں لیگ کی شرکت عامۂ مسلمین کے لیے شرکتِ کانگریس سے اشد فتنہ ہے اور اون کے دین و مذہب کے لیے کانگریس

سے زیادہ لیگ مہلک اور سم قاتل ہے۔ کانگریس تو کھلے ہوئے کفار و مشرکین کا مسلمانوں کے ساتھ اتحاد
کرانا چاہتی ہے۔ اور لیگ کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین سب کے ساتھ مسلمانوں کی مُوالات و مَوَدّت قائم
منانا چاہتی ہے۔ لیگ و کانگریس دونوں کے مقاصد میں ہندو مسلم اتحاد داخل۔ اور اوس سے بڑھکر
مرتدوں اور مسلمانوں کے درمیان بھی اتحاد کرانے کی لیگ حامل ہے۔ کانگرس کا مدعا بس ہندو مسلم
اتحاد ہے۔ اتحاد مسلم و مرتد بھی ہے ارمان لیگ ۔ لیگ جو کچھ چاہتی ہے وہ اوسکے مقاصد اساسیہ
سے واضح جس کی تفصیل فقیر کے رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ سے روشن۔
خود لیگی لیڈران کی زبانی سُنیے۔ لیگی ہفتہ وار رسالہ "نوجوان" کے پرچہ نمبر ۵ جلد ۳ مورخہ ۱۲ جولائی
۱۹۳۹ء کے صفحہ ۵ پر اوسکے ایڈیٹر جو لیگ کے ایک پُرجوش اور آزاد لیڈر ہیں رقمطراز ہیں

ہندوستان کے موجودہ ماحول کا اقتضا یہ ہے کہ ہم صرف مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہیں۔
ایک خدا۔ ایک قرآن۔ ایک نبی کے ماننے والوں کی تعداد بڑھا ہیں۔ فروعات سے چشم پوشی
کرتے ہوئے صرف ہماری جدوجہد اور سرگرمیوں کو اون طاقتوں کے مقابلے میں ڈال دیں۔ جو
ہم بحیثیت شیعہ سُنّی لہابی وہابی نہیں۔ بلکہ بحیثیت مسلمان قوم تسلیم کرنے کے لیے طیار ہیں

مسلم لیگ اور اوسکے فوائد پر بحث کرتے ہوئے عوام الناس کو لیگ کی شمولیت کے لیے طیار کریں
اس عبارت میں لیگ کے آزاد لیڈر صاحب نے لیگیوں کے دلوں کے اندر کی کھولکر رکھدی
اور صاف صاف کہدیا کہ وہابی رافضی وغیرہ جتنے فرقے اپنی زبانوں سے خدا اور رسول جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن عظیم کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ سب کے سب
مسلمان ہیں۔ اس وقت علما کو چاہیے کہ بس مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کریں۔ اور جن مسائل
میں وہابی دیوبندی غیر مقلد رافضی خارجی قادیانی چکڑالوی نیچری بابی بہائی خاکسار
وغیرہ کسی مدعی اسلام فرقے کو اختلاف ہے اونکو بیان نکریں۔ اس وقت اون مسائل کو
تسلیم کرنے کی اونپر ایمان لانے کی ضرورت بھی نہیں نہ ہم اس کے لیے طیار ہیں۔ سُنّی مسلمانوں
کا ان مدعی اسلام فرقوں سے جتنے مسائل میں اختلاف ہے وہ سب فروع ہیں۔ اس وقت ان
تمام مسائل کی طرف سے مسلمانوں کو اپنی آنکھیں بند کر لینی چاہییں۔ یہ ہے لیگیوں کا مافی الضمیر
جس کا لیگ کے آزاد لیڈر صاحب نے بکمال آزادی اظہار فرمادیا۔ اب ذرا ملاحظہ ہو کہ مذہب
اہلسنت و دین اسلام کے کون کون سے مسائل میں ان مدعیان اسلام بدمذہبان لئام

اختلاف ہے۔ تفصیل کے لیے تو طویل دفتر کار۔ اس وقت محض بطور نمونہ صرف چند مسائل پیش کیے جاتے ہیں۔ اس مسئلے میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصفِ کریم خاتم النبیین کے صرف یہی معنے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں دیوبندی کو اختلاف ہے (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۳ وصفحہ ۱۴ وصفحہ ۲۸) اس مسئلے میں کہ اللہ واحد قدوس جل جلالہ سچا ہے کذب سے اور ہر ایک عیب سے پاک و منزہ ہے۔ دیوبندیوں کو اختلاف ہے (فوٹوے فتوائے رشید احمد گنگوہی) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ساری مخلوقات سے زائد وسیع علم عطا فرمایا ہے شیطان و ملک الموت کا یا کسی اور مخلوق کا علم ہرگز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کے برابر نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ زیادہ مگر دیوبندیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی صفحہ ۵۱) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بےمثل و بےمثال علم عطا فرمایا کسی نبی و رسول کا علم بھی حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم مبارک کے مثل نہیں پھر معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کے مثل کیونکر ہوسکتا ہے مگر دیوبندیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفحہ ۸) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل کا کلام پاک قرآن عظیم ہر نقصان و زیادت و تغییر و تبدیل سے پاک و محفوظ ہے مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل حضرات انبیا و مرسلین ہیں علیہم الصلاۃ والسلام۔ کوئی غیر نبی خواہ صحابی ہو یا امام ہرگز کسی نبی و رسول سے افضل نہیں ہوسکتا۔ مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ سے راضی اللہ تعالیٰ اونسے راضی وہ حضرات تمام امت میں سب سے افضل ہیں وہ سب حضرات آسمان ہدایت کے درخشاں ستارے ہیں اون میں سے ہر ایک کی اقتدا کامل اہتدا ہے مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضرات اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مودّت و محبت تمام امت پر واجب ہے وہ حضرات سفینۂ نجات ہیں جس نے اونسے تمسک کیا جنتی ہوا جس نے اونکو چھوڑ دیا ناری ہوا مگر خارجیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آخر الانبیا یعنی سب سے پچھلے نبی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد

نہ کبھی کوئی نبی پیدا ہوا نہ کبھی کوئی نبی پیدا ہو گا۔ مگر قادیانیوں بابیوں بہائیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ قادرِ مطلق جل جلالہٗ نے پاک کنواری طیبہ طاہرہ مریم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم پاک سے بغیر باپ کے محض اپنی قدرتِ کاملہ سے اپنی نشانی پیدا فرمایا۔ مگر قادیانیوں نیچریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ در حقیقت کلام الٰہی کی تفسیر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ اوسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کیجائے مگر چکڑالویوں خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ توراۃ مقدسہ و زبور مبارک و انجیل شریف و قرآن عظیم اور تمام صحفِ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام یقیناً کلام الٰہی ہیں ہرگز انسانی خیالات نہیں۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے اپنے مقدس پیغمبروں پر اپنے معصوم فرشتوں کے واسطے سے اپنے کلام نازل فرمائے اپنی کتابیں اوتاریں مگر نیچریوں کو اس میں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اسلام ابدی دین ہے شریعت اسلامیہ ابدی شریعت ہے قرآن پاک آخری کتاب الٰہی ہے۔ دین اسلام اور شریعت اسلامیہ اور قرآن پاک کو قیامت تک کوئی شخص منسوخ نہیں کر سکتا مگر بابیوں بہائیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان لانا نماز قائم کرنا رمضان کے روزے رکھنا صاحبِ نصاب کو زکاۃ ادا کرنا کعبۂ مقدسہ کا صاحب استطاعت کو حج کرنا مگر خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔ اسلام کے سوا جتنے دین ہیں سب جھوٹے اور باطل ہیں۔ جو شخص دعوتِ اسلام پہنچنے کے بعد بھی مسلمان نہ ہو وہ کافر ہے جہنمی ہے اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کا دشمن ہے مگر خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا جنت دوزخ قیامت مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اوٹھنا فرشتوں کا نورانی جسم ہونا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا باذن خداوندی فلسفے کو عاجز سائنس کو حیران عقلوں کو متحیر کر دینے والے معجزاتِ قاہرہ دکھانا انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام پر کلام الٰہی نازل ہونا ان سب باتوں پر ایمان ہے مگر نیچریوں اور خاکساریوں کو ان تمام مسائل میں اختلاف ہے۔ ان تمام باتوں کے ثبوت دیکھنے ہوں تو سر سید احمد خان کولی ایبر نیچر علیگڈھی کی کتاب "تفسیر القرآن" اور مسٹر عنایت اللہ خان مشرقی کی کتاب "تذکرہ" اور مرزا غلام احمد قادیانی کی "براہین احمدیہ" "ازالۃ الاوہام" "کشتی نوح" اور بابیوں بہائیوں کی مذہبی کتاب

"مقدس"، "البیان" اور عبداللہ چکڑالوی کی تحریرات اور لکھنؤ کے مجتہدین روافض کے فتوے اور لکھنؤ کے مشہور خارجی اخبار "النجم" کے پرچے ملاحظہ ہوں۔ ان مسائل دینیہ میں ان مسلمان کہلانیوالے بدمذہب و بدین فرقوں کے یہ اختلافات پیش نظر رکھیے اور پھر لیگ کے آزاد لیڈر صاحب کی اس تقریر کا مطلب سمجھیے۔ یعنی لیگیوں کا دلی ارمان یہ ہے کہ سُنّی مسلمان ان سب مسائل دینیہ ضروریہ اجماعیہ پر ایمان لانا چھوڑ دیں۔ بس زبان سے خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و قرآن پاک کو ماننے کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو صرف مسلمان کہلائیں اور لیگ میں شامل ہو جائیں۔ یہ ہیں لیگ کی تعلیمیں۔ یہ ہیں لیگی لیڈران کی تبلیغیں۔ کیا اب بھی کسی سُنّی مسلمان باایمان کو اسمیں کچھ شک رہ سکتا ہے کہ لیگ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں اور تمام عقائد اسلامیہ اور معتقدات دینیہ سے قطعاً منکر ہو بیٹھیں۔ یہ ہے خود لیگ کے آزاد لیڈر صاحب کی زبان سے لیگ کے مقصد چہارم کی تشریح و تفصیل والعیاذ باللہ الملک الجلیل۔ کانگریس اگر کھُلّم کھُلّا اسلام کو مٹانا چاہتی ہے تو لیگ ہمدردی اسلام و مسلمین کے پردے میں اسلام و ایمان و مذہب کو فنا کرانا مسلمانوں کو ملحد و بیدین بنانا چاہتی ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور صاف سنیے ۲ر جولائی ۱۹۳۹ء کو رات کے نو بجے ڈونگری پر قیصر باغ (شہر بمبئی) میں مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت سر علی محمد خان لیڈر آف مسلم لیگ منعقد ہوا جس کی روداد گجراتی اخبار "انصاف" روزانہ بمبئی مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱۰ جلد ۳ کے صفحہ او صفحہ ۶ پر شائع ہوئی اوسمیں آل انڈیا مسلم لیگ کے مشہور لیڈر راجہ محمود آباد نے اپنی تقریر میں کہا "افسوس ہے کہ آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اوٹھا کر مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلانے کی کوشش کیجارہی ہے۔ اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے مگر ان سیاست میں ہے۔ آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ آگے چلکر آپ نے کہا ہمارے مولوی اور مولانا کہلانیوالے ہم کو ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ اونھوں نے مذہبی دوکانیں کھول رکھی ہیں۔ اونسے ہم کو بچنا چاہیے۔ آپس کے جھگڑوں فسادوں کو دور کرکے منظم ہو جانا چاہیے یاد رکھو کہ تنظیم زمانہ موجودہ کا جہاد ہے۔ اس جہاد پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ وہ زمانہ چلا گیا جب کہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا۔ آج ایسی جماعت مضبوط کرو جو مسلمان بنائے۔ جو اپنے آپ کو نہ احراری کہے نہ سرخ پوش بلکہ فقط مسلمان ہی کہے۔ اور وہ یہی مسلم لیگ ہے۔"

ملاحظہ ہو اس تقریر میں راجہ صاحب نے کھُلّم کھُلّا کہدیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل اسوقت

مسلمانوں کو مت سُناؤ کیونکہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے مسائل سُنانے سے مسلمانوں میں نا اتفاقی
پھیلتی ہے۔ صاف کہدیا کہ آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ یعنی گمراہی سے بچنے
کے لیے مذہب کا نام بھی چھوڑ دینا چاہیے۔ صاف کہدیا کہ مولوی اور مولانا کہلانے والے ہم کو
ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ یعنی تباہی و بربادی سے بچنے کے لیے ہم کو مولوی اور مولانا کہلانے والوں کا
بائیکاٹ کر دینا چاہیے۔ صاف کہدیا کہ اونھوں نے مذہبی دوکانیں کھول رکھی ہیں اونسے ہم کو
بچنا چاہیے۔ یعنی مذہبی دوکانوں سے مذہب کا سودا مت خریدو۔ صاف طور پر لامذہب ہو جاؤ۔
صاف کہدیا کہ وہ زمانہ چلا گیا جبکہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا۔ آج ایسی جماعت مضبوط کرو
جو مسلمان بنائے یعنی اب کسی مدعیٔ اسلام کو کافر مت کہو بلکہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہے بس اوسکو
مسلمان کہو خواہ وہ کسی مسئلہ ضروریہ وغیرہ کا انکار یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کی توہین یا اللہ عزوجل کی تکذیب کرتا ہو کیونکہ اب کسی کو کافر کہنے کا زمانہ نہیں رہا بلکہ ہر ایک کو مسلمان
کہنے کا وقت آگیا۔ صاف کہدیا کہ مسلم لیگ کو مضبوط کرو جو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتی ہے۔ لیگ کے
آزاد لیڈر صاحب نے اگرچہ مذہب سے بہت کچھ آزادی شریعت سے بےقیدی ظاہر فرمائی لیکن پھر
بھی بہت کچھ چھپائی۔ مگر آل انڈیا لیگ کے لیڈر جناب راجہ صاحب نے تو کمال جرأت و بہادری
سے کام لیکر لیگ کے چہرے سے نقاب اوٹھائی۔ ہمدردی اسلام و مسلمین کے برقع کو چاک کر کے مسلمانوں
کو لیگ کی اصلی شکل و صورت دکھائی۔ صاف بتا دیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل کو لیگ
بالکل دفن کر دینا چاہتی ہے کیونکہ اونسے نا اتفاقی پھیلتی ہے۔ صاف دکھا دیا کہ لیگ مسلمانوں کو
لامذہب بنانا چاہتی ہے کیونکہ مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ صاف جتا دیا کہ اپنے
آپ کو مسلمان کہلانے والے اگرچہ اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم مَا تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ پر کیسے ہی حملے کریں مگر لیگ چاہتی ہے کہ کسی مسلمان کہلانے والے کو
کافر نہ کہا جائے۔ صاف سُنا دیا کہ لیگ چاہتی ہے کہ عقائد کی پابندی کو اوڑا کر شریعت کی قیود کو
اوٹھا کر مذہب کی حدود کو مٹا کر صرف اپنے آپ کو مسلمان کہلانے ہی کا نام اسلام رکھ دیا جائے
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ کیا اب بھی کسی ایماندار سُنّی مسلمان کو اسمیں کچھ شک رہ سکتا ہے
کہ لیگ اسلام کو مٹا کر صرف مسلمان کا نام باقی رکھنا چاہتی ہے۔ ہر شخص بداہۃً جانتا ہے کہ
دین اسلام اونھیں سوالات و مسائل کا نام ہے جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے حضور اقدس پیغمبر اسلام

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اپنے صحابۂ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتائے جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے دنیا کے کافروں مشرکوں کے سامنے پیش فرمائے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ یعنی اللہ کی عبادت کرو اور اوس سے ڈرو اور میری اطاعت فرمانبرداری کرو۔ لیگ اونھیں مسائل کو اور اونھیں عقائد کو اختلاف پھیلانے والا بتاکر اونھیں کو مٹانا چاہتی ہے یعنی ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے اصلی سچے دین اسلام کو مٹانا چاہتی ہے۔ یہ آل انڈیا لیگی لیڈر جناب راجہ صاحب محمود آباد کی زبان لیگ کے مقصد تیار کی اصلی تصویر والعیاذ باللہ القاهر القدیر۔ ایسی حالت میں علمائے اہلسنت کثیر اللہ تعالیٰ پر فرض ہے کہ حسب استطاعت و بقدر قدرت شرکت لیگ و شرکت کانگریس دونوں سے ممانعت پر زور دیں اور دونوں کی حرمت ناجوازی کے متعلق کتاب الٰہی جو احکام ہیں انکو کھلم کھلا بیان میں قطعاً تغافل برتیں ہرگز انکو نہ چھپائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ یعنی اور جب اللہ نے ادن لوگوں سے عہد لیا جنکو کتاب عطا فرمائی گئی کہ ضرور ضرور تم اوسکو لوگوں کے لیے بیان کر دیگے اور اوسکو نہ چھپاؤ گے تو اونھوں نے اوس عہد کو اپنے پس پشت ڈال دیا۔ اور اوسکے بدلے میں تھوڑی سی پونجی خرید لی تو برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ و رسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ :۔ اب تک کیا ضرر پہنچا جو اب پہنچیگا۔ لیگ کے پاس ہے ہی کیا جس سے وہ کانگریس کو ضرر پہنچائیگی۔ اوس نے وہ طریق کار اختیار ہی نہیں کیا جس سے وہ کانگریس کا کامیاب مقابلہ کر سکتی۔ اور وہ طریقہ نہیں تھا مگر وہی سیدھا اور سچا راستا جو قرآن مجید اور حدیث حمید نے ارشاد فرمایا۔ رہا جس طریقے سے وہ مقابلہ کر رہی ہے ہم اوپر بتا چکے کہ اس طریقے سے تو ہندوؤں کو اپنے ارمان نکالنے کا موقع ملے گا۔ اور مسلم لیگ اپنی زبان سے اقرار کر چکی کہ وہ اونکے ناپاک ارمان نکلوانے کے لیے سپر بنے گی۔ تو اس صورت میں ایک موہوم امید اور دور دراز کا توقع پر عوام مسلمین کو گمراہی اور بدمذہبی کے اندھیرے گڑھے میں دیدہ و دانستہ جلتے ہوئے دیکھنا اور پھر تغافل برتنا اسلام اور مسلمین سے غداری نہیں تو اور کیا ہے۔ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام جیسے جلیل القدر انبیاء و مرسلین

صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین نے لعنت کیوں فرمائی۔ اس لیئے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برائیوں سے نہیں رد کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال دھم:۔ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ لیگ کے نام سے جو جماعت قائم ہوگئی ہے اوسکو بدمذہبوں سے نکالکر صحیح راہ پر چلایا جاسکے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ اہلسنت کے علمائے کرام اور مشائخ عظام جنکا اسوقت بھی عوام اہل اسلام پر بہت کافی اثر ہے۔ اہلِ بطالت وضلالت کی معجون مرکب لیگ پر حتی الوسع پوری قوت سے ردّ وطرد کریں۔ اور عوام اہلسنت کو جو دیگر مدعیان اسلام فرقوں کے مقابلے میں اب بھی بفضلہ تعالیٰ باعتبارِ تعداد بھی غالب ترین اکثریت رکھتے ہیں۔ لیگ سے محترز و مجتنب رہنے کے احکام شرعیہ صاف صاف بتا کر لیگ سے نفور کریں۔ اور ہر جگہ خالص سنیوں کی چھوٹی اور بڑی جماعتیں ایسے دینداروں کی سرداری اور رہنمائی میں قائم کردیں جو دین و دنیا کا بقدر ضرورت کافی علم اور تجربہ رکھتے ہوں اور وہ شریعت مطہرہ کو دستور العمل بنا کر کام کریں۔ اور اپنے اس فریضۂ مذہبی ومنصبی کی بجا آوری ہیں ہمارے علمائے کرام ومشائخ عظام خود اپنی کسی زمانۂ حال کی رسمی اور اصطلاحی تنظیم قائم ہوجانے کے انتظار میں وقت گزاری نہ فرمائیں۔ سچے دین اسلام سے آزاد اور حق مذہب اہلسنت سے بیقید خودسر اور خودپسند نیچریوں اور دیگر اہل ضلالت وبطالت کی قائم کردہ لیگ جسکے اصلی ارباب اقتدار واختیار اب بھی وہی لوگ ہیں۔ اگر صراط مستقیم اور دین مذہب حق کے سچے خالص اتباع پر آسکتی ہے تو یہ دباؤ پڑنے سے۔ اور وہ بھی بہت دشواری کے بعد۔ اس لیے کہ مرض مزمن اور مریض جہلِ مرکب میں مبتلا خودسر اور اوسے خیر طلب معالج کے حکم سے سرتابی کے لیے مادی قوتیں میسّر۔

کتبہ الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہری عفی عنہ خادم السجادۃ العلیۃ الغوثیۃ البرکاتیۃ فی مارہرۃ المطہرۃ

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ اسکی کامیاب صورت صرف وہی ہے بحکم شریعت مسلمانان اہلسنت نے ندوہ وخلافت کمیٹی کے ساتھ اختیار کی۔ یعنی حضرات علمائے اہلسنت مشائخ طریقت ومفتیان دین وملت جنکا اس پرفتن زمانے میں بھی عامۃ المسلمین پر کافی اثر واقتدار ہے اونمیں سے ہر ایک اپنے اپنے حلقۂ اثر میں کفار ومشرکین کی کھچڑی کانگریس اور مرتدین وملحدین کی معجون مرکب لیگ دونوں پر حتی الاستطاعۃ پوری قوت کے ساتھ تحریراً وتقریراً خلوت وج

میں رد فرمائیں۔ اور عوام اہلسنت کو جو اس دورِ محن میں بھی دوسرے کلمہ گو بدمذہب فرقوں کے مقابل بکرم اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ باعتبارِ تعداد بھی بہت بڑی اکثریت رکھتے ہیں کانگریس و لیگ دونوں کے متعلق شرعی اسلامی احکام اجتناب واحتراز سے صاف صاف آگاہ فرماکر دونوں سے نفور و بیزار کریں۔ اور انکو اُن تکمیلِ ایمان کے چاروں اصولِ شرعیہ حُب فی اللہ وبغض فی اللہ واعطا للہ ومنع للہ کی تبلیغ وتلقین فرماکر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کا دشمن اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوستوں کا دوست بنائیں۔ جب مسلمان کامل الایمان راسخ الاعتقاد متبع شریعت متصلب فی الدین اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ومرزائیہ قادیانیہ ومرزائیہ لاہوریہ و بابیہ وبہائیہ وخاکساریہ ونیچریہ وچکڑالویہ رافضیہ وخارجیہ وگاندھویہ وصلح کلیہ وغیرہم جملہ بدمذہبین ومرتدین وملحدین کے ساتھ محض ابتغاءً لوجہ اللہ تعالیٰ دشمنی ونفرت رکھنے والے اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دوستوں محبوں محبوبوں حضرات انبیائے عظام علی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام وصحابۂ کرام و اہلبیت عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اولیائے عارفین وائمہ مجتہدین وحاملانِ شریعت وکاملانِ طریقت وعلمائے اہلسنت ومسلمانانِ اہلسنت کے ساتھ اونکے مراتب ومدارج کے مطابق محض طلباً لمرضاۃ اللہ تعالیٰ دوستی ومحبت رکھنے والے ہو جائینگے تو اللہ عزوجل کے دربارِ عزت میں اللہ والے کہلائینگے۔ دُنیا میں علو وغلبہ وترقی وکامیابی اور آخرت میں نعیم مقیم وملک کبیر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکارِ کرم سے انعام میں پائینگے۔ پھر اگر مسلم لیگ بدمذہبوں گمراہوں بیدینوں مرتدوں کے اثر سے پاک ہوکر صحیح راہ پر آگئی فبہا۔ ورنہ مسلمان تو اونکے شر و مکر سے محفوظ ومصئون ہو جائینگے۔ کانگریس کی ستم شعاریوں ظلم طرازیوں مسلم لیگ کی مکاریوں کفر نوازیوں اور دنیا بھر کے تمام کفار ومشرکین کی چیرہ دستیوں سے کامل نجات اور سچی آزادی اور حقیقی ترقی اور مستقل کامیابی کا بالکل صحیح اور سچا اور قطعاً بےخطر راستا یہی ہے اور صرف یہی ہے۔ جسے اس مبارک راستے پر چلنے سے کامیابی وفوز وفلاح ملنے پر الیقان نہیں درحقیقت اوسکا کلام الٰہی پر ایمان نہیں۔ پھر اگرچہ کلمہ گو ومدعی اسلام ہو کافر و مرتد ہے ہرگز مسلمان نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ

وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا
تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے اے ایمان والو جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنالیا وہ جو تم سے
پہلے کتاب دیے گئے اونکو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو اور اللہ تقدس
وتعالیٰ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ یعنی
اے محبوب تم اون لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پاؤگے کہ اللہ اور اوسکے رسول کے
دشمنوں سے دوستی رکھیں خواہ وہ اونکے باپ دادا یا بیٹے یا بھائی بند یا کنبے یا قبیلے کے لوگ ہوں۔ یہ ہیں
وہ لوگ جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا ہے اور اپنی طرف کی روح (یعنی روح القدس) سے اونکی مدد
فرمائی ہے اور اونکو ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ انمیں ہمیشہ رہینگے۔ اللہ
اونسے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے بیشک اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔
اللہ عزّ وعلا فرماتا ہے وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی
تم سست نہو۔ اور غم نکرو۔ اور تمھیں سب پر غالب ہوگے اگر تم مومن کامل ہوگے۔ اور اللہ جل جلالہ
فرماتا ہے فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ ۝ یعنی تو تم سست نہو۔ اور کفار و مشرکین واعدائے دین کو صلح واتحاد کیطرف مت بلاؤ اور
سب پر غالب رہوگے۔ اور اللہ تمھارے ساتھ ہے۔ اور وہ تمکو تمھارے اعمال میں خسارہ نہ دیگا اور اللہ
جل وعلا فرماتا ہے وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝
اور اگر تم صبر کروگے اور تقویٰ اختیار کروگے تو کفار و مشرکین واعدائے دین کا مکر تم کو کچھ بھی نقصان نہ
بیشک اللہ اونکے کرتوتوں کا احاطہ فرمانیوالا ہے اور اللہ تقدس وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے
کی اطاعت کریگا اور اللہ سے ڈریگا اور اللہ سے تقویٰ اختیار کریگا تو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے وا
جب تک مسلمان ان واضح و روشن ارشادات قرآنیہ کو اپنا دستور العمل نہ بنائینگے او سوقت تک اگر
ہی تنظیم کریں کتنی ہی زبردست طاقت بزعم خود پیدا کرلیں سچا حقیقی اسلامی اتحاد کی ترقی و کا

کبھی نہ پائینگے۔ ولیکن ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی جواب ھذہ الاسئولۃ اللیگیۃ؛ و
الموفق للخیر ھو اللہ رب البریۃ؛ وافضل الصلاۃ وادوم التحیۃ؛ علی سیدنا ومالکنا
وناصرنا محمد سید البریۃ؛ والقاسم لکل نعمۃ خفیۃ وجلیۃ؛ الدافع باذن ربہ کل فتنۃ
وبلیۃ؛ المطلع بتعلیم ربہ علی کل غیب وسر وخفیۃ؛ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ واولیاء
امتہ وعلماء ملتہ الحامین حمی الشریعۃ البیضاء النقیۃ؛ وعلینا وعلی جمیع اخواننا
واخواتنا من اھل سنتہ المنورۃ المضیئۃ؛ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔
واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ۔ روز پنجشنبہ ۱۶ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ۔ محلہ بھور خان۔ پیلی بھیت۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ اسکی کامیاب صورت صرف یہی ہے کہ علمائے کرام اہلسنت کمربستہ ہوکر حمایت حق اور نکایت باطل کے لیے طیار ہو جائیں۔ کفار و مشرکین کی آلۂ کار کانگریس اور مبتدعین و مرتدین و ملحدین کی راز دار مسلم لیگ دونوں کے رازہائے درون پردہ کا افشا فرماکر احقاق حق و ابطال باطل فرمائیں، ہر جلوت و خلوت مجلس و مجمع میں اونپر رد و طرد کریں۔ عوام مسلمین کو اونکے قبائح و فضائح پر وا انشگاف اطلاع دیکر اونھیں ان مایہ فساد جماعتوں سے بیزار اور نفور بنائیں۔ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے لیے محبت و عداوت رکھنے کی تبلیغ فرمائیں۔ ترقی اور علو مدارج کے قرآنی راستے اونھیں بتائیں۔ خود اونپر چلیں اونکو چلائیں۔ احکام دینیہ شرعیہ پر پختگی و مضبوطی و سختی کے ساتھ عامل ہوں۔ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین نیز مرتدین و ملحدین و منافقین مثلاً وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین و روافض و خوارج و مرزائیہ و نیچریہ و چکڑالویہ و خاکساریہ و بابیہ و بہائیہ و ضلالتِ عیبیہ کانگریسیہ و لیگیہ و غیرہم فرق ضالہ سے کامل نفرت و مجانبت رکھیں شریعت غرائے محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ پر تصلب پابندی کے ساتھ عامل ہوں۔ اور مسلم لیگ اور دیگر بد مذہب و بے دین جماعتوں سے عوام مسلمین کو باز رکھنے کی ہر ممکن طریقے سے کوشش کریں۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ بھروسا خدا و رسول پر رکھیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ کہ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ فرمان قرآن ہے۔ اور وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ارشاد رحمٰن ہے۔ پس کامل مسلمان رہو بلند و بالا تمھیں رہوگے۔ ایسا ہوا تو اگر مسلم لیگ اپنی شامت نفس سے راہ راست پر کبھی آئی تو کم از کم مسلمانوں کے دین و ایمان تو شیطان کی رہزنی سے بچ جائینگے۔ وذلک ھو الفوز العظیم؛ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ

جل مجدہٗ اتم واحکم ؛ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ رسولہ الاکرم ؛ ونبیہ الاعظم ؛ و
مظہرہ الاتم ؛ وخلیفتہ فی العالم ؛ وعلیٰ آلہ واصحابہ الناصرین للدین الاقوم ؛ وعلینا
معہم وبہم ولہم وفیہم یاذا الطول والقوۃ والعلو والحکم ؛ کتبہ الفقیر الحقیر الحکیم
السید آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی غفرلہ ربہ القوی

٧٨٦
آل مصطفیٰ سید میاں
قادری برکاتی قاسمی

تصدیق راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم ۔ حضور پرنور سیدی وسندی ومرشدی ومولائی عمدۃ العالمین زبدۃ العارفین حضرت تاج العلماء مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ وحضرت فاضل نوجوان دامغ کفر وطغیان سید العلماء وسند الحکما مولانا مولوی حافظ قاری سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی دامت فیوضہم العالیہ وحضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت ضیغم دین وملت سرشکن لامذہبیت مفتی علام ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بفیضانہ نے جو شرعی جوابات اور کلمات طیبات ان مبارک فتاوی میں ارقام فرمائے حق وصحیح اور منکر ان کا فضیح وقبیح ۔ کانگریس میں اگر کفار ومشرکین ومبتدعین ومرتدین داخل ہیں تو لیگ میں بھی مبتدعین ومرتدین ومنافقین اکثر شامل ہیں ۔ پھر اس کی شرکت وممبریت کیسے جائز ہوگی ۔ اور جن وجوہ کو پیش کرکے یہ کہا جاتا ہے کہ کانگریس مسلمانوں کی جان کی دشمن ہے تو اس سے بڑھکر لیگ کی وہ وجوہات (لیگی لیڈروں کے بیانات) موجود ہیں جن سے مسلمانوں کے اسلام وایمان دشمنی کا ثبوت مبرہن اور ارشاد الٰہی وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ کی حقانیت آج نہ توکل عیاں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صدقے میں اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مسلمانوں کو بدمذہبوں کے کید سے بچائے ۔ آمین بجاہ حبیبک الامین المکین ۔ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام الیٰ ابد الآبدین ۔

خادم العلماء ابوالبرکات سید عبد القادر قادری راندیری غفرلہ ولابویہ ربہ المولی القوی

ملنے کا پتا:- حضرت تاج العلماء مولانا سید محمد میاں صاحب قادری ۔ دفتر جماعت مرکزیہ اہلسنت سرکار کلاں ۔ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

ملنے کا پتا:- سعید حسن قادری رضوی ۔ مکتبۂ اہلسنت ۔ محلہ بھورے خان ۔ پیلی بھیت

ملنے کا تیسرا پتا:- دفتر انجمن تحفظ صداقت ۔ رحمت منزل ۔ کامبیکر اسٹریٹ ۔ بھاجی پالا ۔ بمبئی نمبر ۳

فتوائے مبارکہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کا خیال ہے کہ ضرورت وقت کا خیال کرتے ہوئے تمام کلمہ گو کو ایک جگہ پر ہو جانا چاہیے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔

اور بکر یہ کہتا ہے۔ کہ جب شریعت مطہرہ نے اہل بدعت اور اہل ہوا سے اتفاق و اتحاد کو ناجائز و ممنوع رکھا ہے تو وہ تمام ۷۲ فرقے جن میں اہل ہوا اور اہل بدعت ہی نہیں بلکہ اکثر و بیشتر منافقین و مرتدین شامل ہیں ان سے اتحاد و اتفاق کیونکر درست ہو سکتا ہے اہل مذہب کے خیال اور اقوال بھی اسی طرح کے تھے کہ کسی کی تکفیر جائز نہیں۔ تمام کلمہ گو حق پر ہیں۔ جملہ مدعیان اسلام خواہ وہ کسی مذہب و مشرب کے ہوں سب متفق ہو جائیں۔ مگر علمائے حرمین طیبین نے انکو گمراہ خارج از اسلام بتایا۔ اُنکے ساتھ مجالست و موافقت کو قطعاً حرام بیان کیا ان پر کفر کے فتوے دیئے۔ لہٰذا علمائے سنت ان چند باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ بحکم شرع جواب عنایت فرما دیں۔

(۱) یہ جماعت مسلم لیگ کیسی ہے۔ کیا انسے ہم اہل سنت کا اتفاق اتحاد شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ان لیڈروں کا رہنما ہونا درست ہے اور ان پر اعتبار صحیح ہے؟

(۲) مسلم لیگ کی حمایت کرنی اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا کیسا ہے؟

(۳) ان کے احوال و اقوال سے گمراہی ظاہر ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(۴) جبکہ ہنود دیرینہ، اور مسلمانوں کے دشمن ہیں تو موجودہ صورت میں شریعت مطہرہ یہ اجازت دیتی ہے کہ تمام کلمہ گو جن میں رافضی خارجی قادیانی وہابی نیچری چکڑالوی سبھی ہیں۔ اہل سنت کو ان سب سے متفق و متحد ہونا چاہیے؟

(۵) کیا ایسی صورت میں مصلحت وقت اجازت دیتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم و لا تصلوا معھم کو پس پشت ڈال دیا جائے۔

(۶) جو شخص اپنے کو سُنی کہتا ہو اور پھر مسٹر جناح کو رافضی بلکہ نیچری جانتے ہوئے اپنا پیشوا مانے اور قائد اعظم لکھے اور اسکی حمایت کرے۔ مبلغ بن کر لوگوں کو اسکی طرف ترغیب دلائے وہ کیسا ہے اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۷) زید و بکر میں سے اپنے اپنے قول میں کون حق پر ہے۔ بینوا توجروا عند المولی الجلیل

الجواب وھو الموفق للصواب.

اس میں کچھ شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے جسکا مخالف احکام شرعیہ و منافی اصول دینیہ ہونا اسکی کارروائیوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہیں زبان اردو مٹانے کا زور کہیں کفریہ و شرکیہ ترانے "بندے ماترم" کا شور کہیں مسلمانوں کے بچوں کو ودیا مندر میں لیجا کر اُن سے سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم و تکریم کرانے کی پرزور جوشش کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں پیشوایان اسلام کے تذکرے نکالکر اُنکی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف و توصیف داخل کرانے کا جوش کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے اس میں مسلمان کہلانے والے جو شامل ہیں وہ عموماً غدار مذہب و ملت و دین فروش ہیں جو حطام دنیا کے عوض کانگرس کے ہاتھوں بک چکے ہیں۔

اور اپنے مہاتما گاندھی کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران وحامیان کانگریس جن حسین احمد اجودھیا باشی شبیر احمد
دیوبندی۔ اور ثانی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری۔ مسٹر ابوالکلام آزاد و عبدالغفار سرحدی گاندھی اور اون کے متبعین وہابیہ دیوبندیہ
مرتدین و نیاچرہ ملحدین ہی کی اکثریت ہے۔ ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام و مسلمین کو بچانے کے لیے کوئی جماعت قائم ہوتی۔ ایسے
نازک دور فتن اور ایسے شدید مانہ محن میں مسلم لیگ اٹھی اور اس نے حفاظت اسلام و مسلمین و دفاع اعدائے دین کا دعویٰ کیا۔ اور غریب و مظلوم مسلمانوں نے
اسکو اپنا ملجا و ماوی سمجھ کر اوسکا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ وہ لیڈران قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اسی نشے کی
چڑھی ہوئی ترنگ میں اونھوں نے وہ وہ ایمان سوز و اسلام کش افعال کر ڈالے تھے کہ الامان الحفیظ۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں اور کفار و مشرکین سے محبت
و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکام الٰہیہ و ارشادات نبویہ پچھلے دور گاندھویت میں ہم نے سنائے تھے آج وہ خود بھی
وہی فرامین شرعیہ قوم کو سنانے لگے ہیں۔ اور اپنے پچھلے اسلام کش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستور اساسی کو منگا کر
پڑھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بر سر کار لانے کے لیے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے۔ جنکو پورا کرنے کیلئے لیگ اوٹھی ہے
جنکی تائید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے متضاد و مخالف بنائے گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاً مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے
حقوق و مفاد کی مؤثر و مکمل حفاظت کیجائے۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرالیا جائے
اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جس کی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم
کے نمائندے شامل کیے جائیں۔ جس کے دستور میں مسلمانوں سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی
مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی۔ یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں
ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی۔ اب ملاحظہ ہو۔ کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمن جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم تعالیٰ نے
نے بھی مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمان
ہندوؤں پارسیوں یہودیوں عیسائیوں سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب کثرت رائے سے حکومت کریں حاشا للہ۔ ہرگز نہیں
قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی جان و مال کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ یعنی اللہ کے راستے میں
یہاں تک جانی و مالی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے اور فرماتا ہے کہ حتی یعطوا الجزیۃ عن
ید وھم صاغرون۔ یعنی اللہ کے راستے میں جانی و مالی قربانیاں یہاں تک پیش کرو کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ قرآن پاک نے
مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح و مفید واقعی نعمت
آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند ہوں۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں چاہتی ہے
جس میں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی اور خودسری حاصل ہوگی۔ **ثانیاً**:۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار و مشرکین ہی کو مسلمانوں پر
حکومت و فرمانروائی حاصل ہوگی کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار اور تناسب آبادی کے لحاظ سے اوسکے ممبر شامل ہونگے۔
میں مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کروڑ اور مشرکین کی بائیس کروڑ بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں گے
اور جبکہ کثرت رائے پر فیصلے کا دارو مدار ٹھہرا تو حکومت تو مشرکین ہی کی ہوگی پھر کونسے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا کہ خود مسلمانوں پر کفار
و مرتدین کی حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی و مالی قربانیاں پیش کریں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ثالثاً:۔ یہ کہنا کہ اس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی حرف سیدھے سادے
بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کے لیے ہے ورنہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر
متصادم ہونگے تو اوس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعار کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے لیے چھوڑ دینا گوارا کر لینگے۔ قرآن

فرماتا ہے یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذ وابطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون اس روشن اور واضح ارشاد قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہو جانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کرکے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلہ میں اپنے شعائر کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اسکے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رابعا: مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اولین ٹھہرایا ہے تو کیا بھنگی چمار وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے کیا سکھ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے بلکہ ان سب ادیان باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مذہبی حق نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اسکو چھوڑ کر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کرلو۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری سلطنت قائم کرنے کے بعد ان تمام کفار و مشرکین کے جملہ کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین بنا رہی ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے یہ کس قدر شدید مخالفت قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافات ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر کا مٹانا اسلام کا پھیلانا بتایا ہے۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک ٹھہرادیا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان جب گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام و گناہ قرار دیا گیا۔ گناہ اور ظلم بتایا گیا تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام اور کفر و شرک نہ ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ خامسا: مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی و حفاظت کرنا۔ اور لیگ کی کارروائیوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا گورنمنٹی مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی و غیر مقلدین و روافض و وہابی و بابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم اہلسنت کے سوا سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں مسلمان ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے ثلثہ سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اور اونکی مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ وغیرہ میں مشاہدہ ہو رہا ہے) اور حضرات اہلبیت کرام سیدنا مولیٰ علی و سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے ظلم کرسکتا ہے جاہل ہو سکتا ہے اور اس کا فتویٰ دینا کہ وقوع کذب باری کے معنی درست ہوگئے یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غرض سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین شور مچائیں گے کہ ہمیں اپنے اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی اور مالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہو جائیگی تو ان عقائد کفریہ دیوبندیہ و غیر مقلدیہ و قادیانیہ و نیچریہ و خاکساریہ و چکڑالویہ و رافضیہ و خارجیہ و بابیہ و بہائیہ کی اشاعت و تبلیغ کو ترقی دیگی اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ تعالیٰ قرآن عظیم فرماتا ہے وبشر المنفقین بان لھم عذابا الیماہ ن الذین یتخذون الکٰفرین اولیاء من دون المومنین ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا وقد نزل علیکم فی الکتب ان اذا سمعتم ایٰت اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع المنفقین والکفرین

فی جھنم جمیعاً ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر شرعی کے کلمات کفریہ سنکر اون پر خاموشی اختیار کریں
اونکو بھی اللہ عزوجل کفر بکنے والوں کی طرح کافر بتاتا ہے تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ ان کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر
و شرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر آپ اس سے زیادہ مسلم لیگ کی خباثتیں دیکھنا چاہیں
تو جماعت مبارکہ اہلسنت مارہرہ ضلع ایٹہ سے مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری اور احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ اب ان
سوالات کے مختصراً جوابات عرض ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) لیگ میں مرتدین منکرین ضروریات دین شامل ہیں۔ اس لیے اہلسنت وجماعت کا ان سے اتفاق و اتحاد نہیں ہو سکتا۔
یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ لیگ کے لیڈروں کو رہنما سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنما بنانا اور اون پر
اعتبار کرنا ہے جو شرعاً ناجائز ہے کسی طرح بھی جائز نہیں۔

(۲) لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ
دینا اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

(۳) لیگی لیڈروں کے افعال و اقوال سے اون کی گمراہی مہر نیمروز سے زائد روشن ہے۔ مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الا
اور حکیم الامۃ کہا جاتا ہے۔ اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ مسٹر محمد علی جناح کو قائد اعظم سیاسی پیغمبر ہندو م
اتحاد کے پیغامبر بتایا جاتا ہے۔ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کے خلافتی دور گاندھویت والے اسلام کش اور ایمان سوز ہندو مسلم
اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں۔ مسٹر جناح کو قائد ملت رہبر اعظم رہنمائے محترم مخدوم منا ذات گرامی تم سلامت
ہزار برس۔ مسلم ہے تیرا غمخوار جناح۔ رہبر ہے تیرا سردار جناح۔ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لوگ جو ساڑھے تیرہ
والے اصلی سچے مذہب اہلسنت پر قائم ہیں وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔

(۴) صورت مسئولہ میں مرتدین و منافقین سے اتحاد و اتفاق ہرگز جائز نہیں جب تک وہ باعلان اپنے عقائد باطلہ کفریہ شرکیہ
توبہ نہ کریں۔

(۵) مصلحت وقت کوئی شئے نہیں۔ شریعت مطہرہ عین مصلحت ہے۔ اس سے روگردانی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرنا ہر لحظہ و ہر آن فرض ہے خواہ دنیا بھر میں ایک ہی مسلمان رہے۔

(۶) اس شخص پر واجب و لازم ہے کہ فوراً توبہ کرکے سچا پکا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو
اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کل
کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔

(۷) زید بخت غلطی پر ہے اس کو اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہوئے فرمان خدا عز وجل پر ایمان لانا چاہیے۔ مصلحت وہی ہے ج
اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں۔ بکر حق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حق پر ثابت
رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم





حقیر فقیر درماندہ اظفس تحریر ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند
لاہور

الجواب: ماحررہ استاذنا العلامۃ فہو حق وصواب
فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری برکاتی دانا پوری
عفر اللہ لہ ذنبہ المعنوی والصدری